مدینۃ المسیح

ایوان خلافت حضرت صاحبزادہ اولو العزم بخیر وعافیت ہیں ۴ - اپریل سے صبح کا درس عبدالرحمان صاحب پشاوری کے جانے کی وجہ سے نہیں ہوا - البتہ عصر کا درس مسجد اقصےٰ میں بدستور ہوتا ہے - جس کا سلسلہ طبع اٹھائیسویں پارے آج کے اخبار کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے - امید ہے کہ ناظرین اس سے بہرہ وافی حاصل کریںگے - حضور شام کے بعد کچھ دیر بیٹھ جاتے ہیں - اور اس دربار شام میں بعض عجیب عجیب نکات سننے میں آتے ہیں ۔ فرمایا خدا تعالیٰ نے پانچ چھ سال ہوئے مجھ سے وعدہ فرمایا - کہ جو تجھے بے ایمان کہیگا - میں اسے ہلاک کردونگا ۔ فرمایا - وشاورھم فی الامر - شاورھم فی الامر کا بار بار کہتے ہیں - حالانکہ میں مشورہ تو کرتا ہوں مگر اس مشورہ کا لازمی طور سے پابند ہونا کہیں نہیں لکھا ہے - اسی آیت کے ساتھ فاذا عزمت فتوکل علے اللہ لکھا ہے - جس کے معنے یہ ہیں مشورہ لے کر پھر جو مناسب ہو - اُسپر کاربند ہونے کا عزم کرلو - اور اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھو - اسپر غور کرتے ہوئے نمازیں نے مجھے توجہ دلائی گئی کہ میرا نام اولوالعزم خدا نے رکھا ہے - گویا معترضین کو پہلے ہی جواب دیدیا ہے ۔

اہل بیت تمام خاندان رسالت میں خیریت ہے فالحمد للہ علے ذالک ۔ خلیفۃ المسیح کے اہل وعیال میں بھی خیر وعافیت ہے ۔

مدرسے مدرسہ احمدیہ کا امتحان ہوچکا - اب تعطیلین ہیں جو ۲۵ - اپریل تک رہینگی - ۲۶ کو مدرسہ کھلیگا ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کھلا ہے جماعتیں تبدیل ہوچکی ہیں اور پڑھائی شروع ہے - ماسٹر صدرالدین صاحب چار روز باہر رہے - غالباً جموں تک گئے ہیں مولوی محمد علی صاحب قادیان میں واپس آئے ۔

صدر انجمن صدر انجمن کا اجلاس ۱۰ - اپریل کو ہوگا ۔

واعظین مفتی محمد صادق صاحب - میر ناصر نواب صاحب حافظ روشن علی صاحب - شیخ غلام احمد صاحب اور اب مولوی سرور شاہ صاحب - میر محمد اسحٰق صاحب وعظ ونصائح کے لئے دورے پر ہیں ۔

درس خواتین الحمد للہ عورتوں میں بھی بموجب وصیت حضرت نور علیہ الرحمۃ درس قرآن مجید شروع ہوگیا ہے - حضرت امیر المومنین صاحبزادہ صاحب نے سورۃ ما(ئ)دہ (جہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح اول رحمہ اللہ علیہ نے چھوڑا تھا) کا پہلا رکوع خود پڑھ کر سنایا - قریباً سَو عورتیں حاضر تھیں حالانکہ بارش بھی (گویا نشان رحمت) شروع ہوگئی - یکم اپریل کو مدرسۃ البنات کا سالانہ معائنہ ہوگیا ہے سکول کی قریباً ساٹھ لڑکیوں میں سے کوئی دو چار ہی فیل ہوئی ہیں - چھوٹی چھوٹی بچیاں عمدہ طور سے قرآن شریف کو پڑھتی ہیں - حضرت ام المومنین نے کمال مہربانی سے اپنے دونوں جانب کے نچلے دالان گرلز سکول کے لئے مرحمت فرمائے ہوئے ہیں - جزاہا اللہ احسن الجزاء ۔

آمد مہمانان اِس ہفتہ بہت سے مہمان آئے نام محفوظ نہیں رہ سکے منٹگمری سے مولوی عبداللہ صاحب ملک ال(؟) شیخ عطاء اللہ صاحب - شاہدرہ سے برادر احمد الدین صاحب اور محمد شفیع صاحب اوجلہ - چوہڑکانہ سے احسان الٰہی صاحب بیرڈی سے

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پروپرائٹر و پبلشر کے لیے شائع ہوا ۔

ایک رؤیاء صالحہ

میرا ایک پُرانا رویا جو حضرت مغفور مسیح موعود علیہ السلام کا تصدیق شدہ اور حضور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں نہایت پسندیدہ اور منظور شدہ تھا۔ اسوقت اس کا ظاہر کرنا ضروری ہے۔ جس سال حضرت اقدس ؑ نے عبد اللہ آتھم سے جنگ مقدس کر کے دارالامان کا ارادہ کیا تھا۔ اُن دنوں میں خاکسار بھی حضرت کے ہمراہ امرتسر میں تھا۔ مجھے رویاء میں دکھلایا گیا۔ کہ ایک بڑے گہرے سمندر میں طوفان آیا ہوا ہے مگر ایسا شدید طوفان ہے کہ اس کی موجیں آسمان تک پہنچ رہی ہیں۔ اس سمندر کے کنارے پر حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم کھڑے ہیں۔ میں نہایت گھبرایا ہوا آپکی خدمت میں پہنچا ہوں۔ آپنے فرمایا۔ کہ خدا کا شکر کرو کہ میرے پاس پہنچ گئے ہو۔ میں تمکو ایک عجیب نظارہ دکھلاتا ہوں وہ دیکھو طوفان میں دو چیزیں کیا ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے۔ تو دو بطخیں طوفان کے اُوپر اُوپر نمودار ہوئی ہیں۔ بڑی بطخ جب کنارہ کی طرف پہنچی ہے۔ تو معلوم ہوا ہے کہ وہ بطخ نہیں بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا صاحب مغفور ہیں۔ اور دوسری بطخ جو آپکے پیچھے آرہی ہے وہ آپکے صاحبزادہ میاں صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ہیں جو اُس وقت بالکل چھوٹے بچے تھے (مگر رویا میں ایسا دکھلایا گیا کہ بڑی بطخ کے برابر یہ دوسری بطخ بھی جو پہلی کے پیچھے چل رہی ہے جسکی اڑ زور میں یکساں ہے۔ ان دونوں بطخوں کے تیرنے اور زور سے چلنے اور پھڑپھڑانے کی برکت سے طوفان کم ہوتا گیا ہے۔ اور کناروں سے نیچے پہنچ کر امن کی صورت نمودار ہو جانے لگ گئی ہے سمندر کے کنارے ایک کشتی بشکل جہاز نمودار ہوتی ہے۔ جس کی تین منزلیں ہیں۔ ان میں لوگ سوار بھی ہیں۔ اور کنارے پر ہزارہا مخلوقات پکارتی ہے۔ کہ خدا کے واسطے ہم کو بھی سوار کرو۔ چنانچہ ان سوار ہونے والے لوگوں میں کئی لوگ ایسے دوست بھی ہیں۔ جنکو میں شناخت کر سکتا ہوں)۔ وہ دونوں بطخیں بڑے بادشاہوں کی شکل میں نمودار ہو کر کنارے پر آگئی ہیں۔ اور سمندر خشک ہوتا ہوتا زمین ظاہر ہو گئی ہے۔ اس زمین پر حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے مکانات ظاہر ہوئے ہیں۔ ان کا نام سنتے ہی مجھے یقین ہو گیا تھا کہ حضرۃ اقدس علیہ السلام کی وفات کے بعد مولوی صاحب خلیفہ ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ رویا دونوں حضرتوں کی خدمت میں بیان کی گئی۔ اور دونوں نے اس کی کمال تصدیق فرمائی اب دوسرے خلیفہ کا عہد آگیا ہے۔ اس وقت اس رویا سے مقابلہ کر کے دیکھنا ہے کہ جن دو بطخوں کے زور اور برکت سے طوفان کفر و شرک کا زور ٹوٹ گیا تھا۔ اس کا دوسرا نمبر پہلی بطخ کی پیروی پر تھا۔ جس سے صاف ثابت ہوا کہ حضرت مہدی مسعود کے فرزند رشید کی برکت ہمارے واسطے ابتدا ہی سے شامل تھی۔ چنانچہ یہ رؤیاء سنکر حضرت اقدس نے تعبیر میں فرمایا کہ وہ میرا موعود فرزند ہیں کی برکت دنیا کے کناروں تک پہنچی ہے۔ تم کو میرے ساتھ دکھلایا گیا ہے۔ اور یہ رُویاء ایسی صادق ہے کہ جس کی صداقت اظہر من الشمس ہے۔ اس رؤیاء کے پیچھے دس بارہ سال کے بعد ایک رویاء اور دیکھا تھا وہ بھی ظاہر کرنا ضروری ہے چھوٹی مسجد میں جو حضرت اقدس کے دولتخانے کے ساتھ ملحق ہے اس کو میں نے اِتنا بلند دیکھا ہے جیسے دُور سے ستارہ نظر آتا ہے اور اُسپر نور کے حروف سے لکھا ہوا دیکھا ہے۔ **مقامِ محمود**۔ اسکی تعبیر ہر ایک دانا خود سوچ سکتا ہے۔ مجھے یہ سچی خوابیں جو دکھلائی گئیں۔ ان کا ظاہر کرنا اس مخالفت کے زمانہ میں ضروری معلوم ہوا۔ انکو مشتہر فرمانا ضروری سمجھیں تو آپکی مرضی۔ والسّلام

عریضہ محمد حسین طبیب[لہ] از بھیرہ۔ ۲۱۔ مارچ ۱۹۱۴ء

میاں چراغ الدین صاحب کی پوتی کا خواب

صبح جمعرات حضرت مسیح موعود حضرت خلیفۃ المسیح حضرت میاں محمود احمد صاحب ہمارے گھر میں آئے۔ بڑی بڑی چار پانچ ٹوکریاں سیبوں اور سنگتروں کی لائے اور میاں چراغ الدین صاحب اور اسکے کنبہ کے لئے لائے ہیں۔ اور فرمایا تم ان کو کھاؤ اور تم بھی کھاؤ اور فرمایا کہ جلدی کرو کہ ہمنے ہفتہ کو چلا جانا ہے۔ بڑا ضروری کام ہے ٹھہر نہیں سکتے۔ میاں محمود تمہارے پاس ہے اسکو چارپائی پر بٹھلا کر آپ چلے گئے۔

مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ پر اظہارِ نفرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام مغفور کے وصال کا صدمہ تو ہمارے دلوں پر تھا ہی۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کے ضروری اعلان نے ہمارے دلوں کو اور بھی زخمی کر دیا۔ تین دفعہ وہ اپنے اس بدارادے میں حضرت خلیفۃ المسیح ؑ مرحوم و مغفور کے عہد خلافت میں ناکامیاب ہو چکے ہیں اور خدائی تصرف اور قانونِ قدرت کو دیکھ کر بھی اپنے ارادے سے باز نہیں آتے۔ اور خلافت کا نام مٹانا چاہتے ہیں مگر جبکہ خلیفہ بنانا خدا تعالےٰ کا کام ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح مغفور اپنے چھ سال کے عہد خلافت میں واضح طور پر ثابت کر چکے ہیں۔ تو پھر خلافت کا مقابلہ خدا تعالےٰ کا مقابلہ ہے۔ جس سے ان کو ڈرنا چاہیئے تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح مغفور ۱۹۱۱ء کے سالانہ جلسہ پر ایسی خرافات کا کامل طور پر ردّ فرما چکے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے میں تمہیں پھر یاد دلاتا ہوں کہ قرآن مجید میں صاف طور پر لکھا ہے کہ اللہ ہی خلیفے بنایا کرتا ہے۔ یاد رکھو آدم کو خلیفہ بنایا۔ تو کہا۔ انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ۔ فرشتوں نے اسپر اعتراض کر کے کیا فایدہ اُٹھایا۔ تم قرآن کریم میں پڑھو جب فرشتوں کی یہ حالت ہے۔ اور انھیں بھی سبحانک لاعلم لنا کہنا پڑا۔ تو تم مجھ پر اعتراض کرتے ہو۔ اپنا موُنہ دیکھ لو مجھے وہ لفظ خوب یاد ہیں کہ ایران میں پارلیمنٹ ہو گئی اور دستوری کا زمانہ ہے۔ انہوں نے اس قسم کے الفاظ بول کر جھوٹ بولا۔ بے ادبی کی۔ خدا تعالیٰ کی غیرت نے انہیں دستوری کے نتیجے ایران ہی میں دکھا دیئے۔ میں پھر کہتا ہوں۔ وہ اب بھی توبہ کر لیں۔

(الحکم ۱۲۔ جنوری ۱۹۱۲ء صفحہ ۵ کالم ۲)

لہٰذا ہم سب ممبران احمدیہ اہرانہ ضلع ہوشیارپور مع اپنے اہل و عیال جن کی فہرست پشت ہذا پر مندرج ہے حضور کی خلافت برحق پر ایمان لاتے ہیں۔ اور بیعت کی التجا کرتے ہیں اور مولوی محمد علی صاحب کے **اعلان سے سخت بیزاری** ظاہر کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب ۱۳۶ مندرجہ مکاشفات صفحہ ۳۶۔ جس میں مولوی محمد علی صاحب کو کہا گیا ہے کہ

" آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ "

کے متعلق دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ مولویصاحب کے دل میں اس دعوت پر آمنا و صدقنا کہنے کی توفیق پیدا کرے آمین

خاکسار محمد علی۔ ناظر انجمن احمدیہ۔ اہرانہ۔ آدم پور (جالندھر)

۲۔ یہاں مولوی محمد علی صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ انہوں نے جامع مسجد کبوترانوالی شہر سیالکوٹ میں تقریر فرمائی تھی جو کہ پیغام صلح کے منشاء کے موافق تھی۔ اور حضرت صاحب کی اکثر کتب الوصیت و حقیقۃ الوحی وغیرہ کی تاویلات اپنے منشاء کے مطابق اور پیغام صلح

[لہ] یہ ایک بزرگ خلیفۃ المسیح کے رشتہ داروں میں سے عالم۔ فاضل احمدی ہیں ۔ ۱۲

لاہوری پیام پر ایک نظر

ایک ملتمس کے جوابات

کوئی صاحب جن کو نام لکھنے کی جرأت نہیں ہوئی - میاں محمود احمد صاحب سے ایک التماس کے ہیڈنگ کے ماتحت مضمون لکھتے ہیں - جس میں تین باتیں قابل غور ہیں ؛

اوّل - مولوی نورالدین نے خلافت قایم کرنے کے لئے نہ ویسی پارٹی قایم کی تھی جیسی کہ انصار اللہ کی پارٹی اپنے افعال سے ثابت ہوئی - اور نہ اسقدر جد وجہد کی تھی ؛

جواب - پارٹی قایم نہ کرنے کی بات تو غلط ہے - حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ایک مجمع احباب بنایا - اور .. ۱۰۰ امیر بنانے کی صلاح کی تھی - سینکڑوں کارڈ چھپوا کر جماعت میں تقسیم کئے تھے - باقی جد وجہد نہ واں ہوئی نہ یاں ؛ نہ خلیفہ بننے کی ان کو خواہش تھی نہ موجودہ خلیفہ کو - اگر کوئی ثبوت ہے تو حلفیہ شہادت سے پیش کرو ؛

دوم - آپ کہتے ہیں کیا خدا تعالیٰ کے جسقدر خلیفے اس سے پہلے ہوئے وہ اس قسم کی کارروائیوں سے مقرر کئے گئے تھے جس طرح آپکو مقرر کیا گیا ہے ؛

جواب - اس کا جواب ہم بارہا دے چکے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے وقت صرف تین آدمیوں نے بیعت کی تھی - باوجود انصار اللہ کی مخالفت کے انہوں نے بیعت لی - مہاجرین بھی سب موجود نہ تھے بلکہ صرف چند آدمی مہاجرین سے تھے پہلے اس خلافت کو ثابت کریں - تو ہم آپ پر یہ خلافت ثابت کر دینگے

سوم - آپ کہتے ہیں کیا وجہ ہے کہ آپ اپنی خلافت کا ثبوت الوصیت سے نہیں دیتے - مرزا کی الوصیت سے اپنی خلافت کا ثبوت پیش کریں - نیز اس امر کا کہ کس طرح آپ کو معلوم ہوا کہ آپکو خدا نے خلیفہ مقرر کیا ہے ؛

جواب - آپ بظاہر خلیفۂ اوّل کی خلافت کے تو قائل ہی ہیں ان کا ذکر الوصیت میں کہاں ہے - پھر قرآن شریف میں ابوبکرؓ عمرؓ - عثمانؓ - علیؓ کی خلافت کا ذکر کہاں ہے - پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت میں خلفاء اربعہ کی خلافت کا ذکر کہاں ہے - نام لے کر خلفاء کا ذکر نہ پہلے ہوا نہ اب ہوا - نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت میں ہوا نہ مسیح موعود کی وصیت میں - باقی سلسلہ خلافت کا ذکر الوصیت میں موجود ہے - جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے (صفحہ ۶ و ۷) الوصیت کے خلاف ہم کارروائی نہیں کرتے - خلافت الوصیت کے عین مطابق ہے ؛

باقی رہا الہام - خلفاء کے لئے الہام کا ہونا شرط نہیں نہ ابوبکرؓ - عمرؓ - عثمانؓ اور علیؓ نے الہام کے ذریعے خلافت کا دعوےٰ کیا - نہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے - اور یہ سوال - کہ خلیفۂ وقت کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ وہ خدا کا مقرر کردہ ہے -

سنیئے - وہ قرآن شریف سے معلوم ہوا - آیت استخلاف سے معلوم ہوا - جسکے معنے حضرت مسیح موعود کو الہام کے ذریعہ سمجھائے گئے ہیں اور جن معنوں کو آپ اور آپکے ساتھی لغو قرار دے کر مسیح موعود کا انکار کر رہے ہیں ؛

چہارم - آپ یہ لکھتے ہیں کہ کیوں خلیفۂ اوّل کے عمل کے خلاف خلیفہ وقت نے حکم دیا کہ کل روپیہ انجمن کو نہ بھیجا جائے - بلکہ آپکے پاس ارسال کیا جاوے - اس کا جواب یہ ہے - کہ ایسا اعلان کوئی نہیں ہوا کہ انجمن کو روپیہ نہ روانہ کیا جاوے - بلکہ اگر کوئی بات کہی بھی گئی ہے تو یہی کہ خلیفۂ وقت کی معرفت دے سکتے ہیں اور یہ کہاں لکھا ہے کہ ہر ایک انتظامی معاملہ اسی رنگ میں ہونا چاہیئے - جس طرح خلیفۂ اول کے وقت میں ہوا - اگر آپ تاریخ کا مطالعہ کریں تو خلفاء اربعہ میں سے ہر ایک کا طرز عمل دوسرے سے جُدا پائینگے - پھر ہم پوچھتے ہیں کہ خلیفۂ اول کے زمانہ میں انکے خلاف اخباروں میں اسقدر بکواس کی گئی تھی کہ وہ اس قسم کی کوئی کارروائی کرتے - صرف زبانی طور پر آپکے ہم خیال ممبران نے خلیفہ کی مخالفت کی تھی - اور آپنے وہ ڈانٹ بتائی تھی کہ انہی کے قول کے مطابق انہیں آپ کی زندگی میں اپنے عقائد چھپانے پڑے - اور اسی وقت حضرۃ خلیفہ اول نے یہ بھی فرما دیا تھا - کہ اگر انجمن نے میری مخالفت کی - تو یاد رکھیں ان کو ایک پیسہ چندہ کا وصول نہیں ہوگا - اور ایک مدت تک انھوں نے بعض ایسی رقوم جو اُنکی معرفت آئی تھیں - انجمن میں داخل بھی نہ کیں - جب تک کہ ان کو یقین نہ ہوگیا کہ وہ ممبران انجمن جنھوں نے مخالفت کی تھی - اب درست ہوگئے ہیں - (گو وہ اظہار اطاعت مولویصاحب کے خوش کرنے کے لئے تھا) پس یہ طریق عمل خلیفہ اوّل کے وقت سے ہی چلا آیا ہے ؛

مسیح موعود اور اسکے خلیفہ اوّل پر دو افترا

ایک صاحب نے اس ہیڈنگ کے ماتحت ایک مضمون لکھا ہے اس میں آپ نے دو غلط بیانیاں کر کے لوگوں کو گمراہ کرنا چاہا - اول یہ کہ مولوی محمد علی صاحب مسیح موعود کے ایسے مقرب تھے کہ ایک دفعہ انہیں بخار ہوگیا - اور بعض حضرات نے سمجھا کہ مولوی صاحب بھی مرض طاعون میں گرفتار ہوگئے ہیں - اسپر حضرت صاحب نے فرمایا - کہ اگر اس شخص کو طاعون ہو تو میں جھوٹا ہوں اور میرا سلسلہ بھی - غرض یہ کہ اپنے دعوے کی صداقت کا معیار مولویصاحب کی ذات باصفات کو ہی قرار دیا ؛

جواب

اوّل تو یہ جھوٹ ہے کہ اپنے دعوےٰ کی صداقت کا معیار مولوی محمد علی صاحب کو ہی قرار دیا اس کے تو یہ معنے ہیں کہ اور کوئی دلیل حضرت صاحب نے اپنی سچائی کی نہیں دی - صرف مولوی محمد علی صاحب کا پلیگ میں نہ مُبتلا ہونا ہی اپنی سچائی کا معیار قرار دیا ہے ؛

دوم - حضرت مسیح موعود نے کہیں نہیں لکھا کہ مولوی محمد علی صاحب اپنے تقوےٰ اور پرہیزگاری اور قرب الٰہی کی وجہ سے طاعون میں مُبتلا نہ ہونگے - بلکہ حضرت مسیح موعود نے تو یہ تحریر فرمایا ہے کہ

چونکہ وہ میرے گھر میں رہتے تھے اسلیئے ممکن نہ تھا کہ انکو طاعون ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۳ میں آپ لکھتے ہیں :-

"اور وہ (مولوی محمد علی) میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے - جس گھر کی نسبت خدا تعالیٰ کا یہ الہام ہے اِنّی احافظ کل من فی الدّار - تب میں ان کی عیادت کے لئے گیا - اور ان کو پریشان اور گھبراہٹ میں پاکر میں نے ان کو کہا کہ اگر آپ کو طاعون ہوگئی ہے تو پھر میں جھوٹا ہوں اور میرا دعوےٰ الہام غلط ہے"

اِس عبارت سے تو صاف ظاہر ہے - کہ حضرت صاحب نے اپنے مکان میں رہنے کی وجہ سے مولوی محمد علی صاحب کو طاعون سے محفوظ سمجھا تھا نہ کہ انکی نیکی اور تقوےٰ کی وجہ سے - اب ہم مضمون نویس سے پوچھتے ہیں کہ آیا حقیقۃ الوحی کی تحریر غلط ہے یا آپکا بیان ؟ ہم تو مسیح موعود کے ماننے والے ہیں - آخر میں ہم یہ بھی بتائے دیتے ہیں کہ بعض حضرات کو خدشہ نہیں ہوا تھا - بلکہ خود مولوی محمد علی صاحب کو خدشہ ہوا تھا کہ مجھے طاعون ہوگئی ہے - جیسا کہ حقیقۃ الوحی کے اسی صفحہ پر لکھا ہے -

دوسرا افتراء خلیفہ اوّل پر - آپ اپنے اسی مضمون میں اس قسم کی عبارت میں ایک الہام لکھتے ہیں جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ الہام حضرت خلیفۃ المسیح کا ہے - حالانکہ جیسا کہ ہم نے دوسرے نوٹ میں بتایا ہے وہ الہام ایک اور صاحب کا ہے جو بیعت کر چکا ہے ؛

امیر کے اختیارات

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنے ایک مضمون میں جس کا ہیڈنگ انہوں نے قرآن کریم کا فیصلہ رکھا ہے۔ لکھتے ہیں کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ مومنوں کا فرض ہے کہ وہ مشورہ کریا کریں خود آنحضرت کو بھی مشورہ لینے کا حکم ہے۔ اور آپ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ خلفائے راشدین کا بھی یہی عمل تھا۔ حضرت مسیح موعود نے بھی قرآن کریم کے حکم کے ماتحت انجمن قایم کردی۔ اور اس کا فیصلہ قطعی قرار دیا۔ ہم ڈاکٹر صاحب سے یہ سوال کرتے ہیں کہ یہ کس شخص کی تحریر میں پڑھا ہے کہ مشورہ لینا مومن کا کام نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشورہ لیتے تھے۔ مگر کیا آپ اس مشورہ کے پابند بھی ہوا کرتے تھے۔ خلفاء بھی مشورہ لیتے تھے لیکن ہم آپ کی خدمت میں ایسے واقعات پیش کر سکتے ہیں کہ خلفائے اربعہ نے مشورہ لیا۔ اور اسپر کاربند نہ ہوئے۔ جیش اسامہ منکرین زکوٰۃ سے قتال حضرت عمر کا بذات خود ایران پر حملہ کرنے سے رکنا ایسے مشہور واقعات ہیں جن میں صریح شوریٰ کے خلاف کام لیگیا۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح نے شورے سے کام کیا۔ لیکن کبھی اپنے آپ کو مشورہ کا پابند نہیں کیا ؛

حضرت مسیح موعود نے انجمن شوریٰ قائم کی۔ تو بالکل بجا و درست کیا۔ اس مجلس کے وہی حقوق ہونگے۔ جو خلفائے اربعہ اور خلیفہ اول کے وقت میں مجلس شوریٰ اور انجمن کو حاصل تھے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر امیر شوریٰ میں اختلاف ہو جائے۔ تو اللہ و رسول کی طرف رجوع کیا جائے۔ ڈاکٹر صاحب! رجوع تو کرنے کو سب کرینگے۔ لیکن اگر ہر ایک اپنی ہی بات کے لئے قرآن و حدیث سے سند لائے۔ اور شوریٰ اپنی بات کے لئے تو فیصلہ کون کرے گا۔ اگر ردوہ الی اللہ والرسول کے وہ معنے کئے جائیں۔ جو آپ کرتے ہیں تو امیر شوریٰ کے جھگڑے کا فیصلہ قیامت تک نہیں ہو سکتا۔ اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کہا ہے۔ کہ تم اللہ۔ رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو اور اگر کوئی جھگڑا ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کے سپرد کرو۔ اسی لئے تو فرمایا کہ ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر۔ یعنے اگر تمہاری حق تلفی ہوگی۔ تو یوم آخر میں تمہاری دادرسی کی جائے گی۔ وہ یوم آخر دنیا کا ہو یا مرنیکے بعد۔ آپ کے معنوں کے لحاظ سے تو کبھی فیصلہ ہو ہی نہیں سکتا ؛

ایک غلط الزام کا جواب

ہمعصر پیغام صلح نے اپنی تازہ اشاعت میں گدی نشینی کی سرتوڑ کوششیں کے عنوان سے ایک نوٹ دیا ہے۔ جس میں ہم پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب کی خلافت کے قیام کے لئے قادیان سے علاوہ ڈاکٹر۔ مدرس وغیرہ وغیرہ مختلف مقامات میں چکر لگا رہے ہیں اور لوگوں کو بیعت کے لئے اکساتے ہیں۔ لیکن ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پیغام صلح نے اصل حقیقت کو چھپایا ہے۔ اور لوگوں کو واقعات سے غافل رکھا ہے۔ حالانکہ ہماری طرف سے کوئی شخص ابتداءً کسی مقام میں نہیں گیا۔ بلکہ جب مخالفین خلافت کی طرف سے کوئی مبلغ کہیں پہنچا۔ اور اس نے غلط واقعات سے لوگوں میں غلط فہمی پھیلائی۔ تو ہماری طرف سے بھی اس کے ازالہ کے لئے کوشش کی گئی۔ چنانچہ جب ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب وزیرآباد میں اور ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب جہلم اور سیالکوٹ میں لیکچروں کے ذریعہ اپنے مشن کی تبلیغ کر چکے تو یہاں سے حافظ صاحب اور دو چار احباب کو بھیجا گیا۔ تاکہ پبلک یک طرفہ بیان سے غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائے۔ اسی طرح جب ماسٹر صدرالدین صاحب لودیانہ اور پٹیالہ کے دورہ سے فارغ ہو کر قادیان آگئے تب یہاں کا وفد آپ کی کوششوں کے ازالہ کے لئے لودیانہ اور پٹیالہ پہنچا۔ اسی طرح جس جس جگہ مخالفین خلافت کے ایجنٹ پہنچے۔ ان مقامات پر ہمارے احباب کا پہنچنا قرین مصلحت سمجھا گیا۔ علاوہ ازیں مجبور ہو کر ہمیں اپنے واعظین کو ایسے مقامات میں بھی بھیجنے کی ضرورت پیش آئی۔ جہاں کہ مخالفین خلافت خود تو نہیں جا سکے مگر ٹریکٹ وغیرہ کے ذریعہ سے غلط فہمیاں پھیلائی ہیں ؛

عجیب بات ہے کہ جو کام منکرین خلافت کریں وہ تو احسن سمجھا جاوے۔ اور اگر ہماری طرف سے ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے احباب مختلف مقامات میں جاویں تو یہ کام ناجائز تصور کیا جاوے۔ ذیل میں ایک خط آمدہ چوہان کو درج کرتے ہیں جس سے ناظرین پر واضح ہوگا کہ لاہوری احباب خلافت کی مخالفت میں کہاں کہاں تک پہنچے ہیں ؛-

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت اقدس جناب صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہمارے دلوں میں عجیب طرح سے وسوسے ڈالے گئے تھے۔ لاہوری صاحبان کے چند چیلے جو لوگوں کو عجیب طرح سے بہکا رہے تھے۔ ایک ہماری طرف بھی ایک تحریر لے کر پہنچا۔ جس پر بطور ووٹ کی دستخط کرائے جاتے تھے اس وقت تو ہم نے انکار کر دیا مگر یہ فکر دامنگیر ہوا کہ اے مولا کریم یہ کیا معاملہ ہے تو اس نازک موقعہ پر ہماری دستگیری فرما۔ چنانچہ وہ غفور رحیم ہے۔ جو کوئی بندہ اس کی بارگاہ عالی میں جھکتا ہے۔ ضرور اس کی بہتری کی کوئی سبیل ہو جایا کرتی ہے خواہ خواب کے ذریعہ۔ خواہ کشف کے ذریعے۔ الحمد للہ کہ ایسا ہی ہوا بندہ اور رکن عالم شاہ۔ غلام داد۔ غلام شاہ صاحب چودہری غلام حیدر۔ فضل الٰہی و کرم داد۔ علاوہ ازیں چھ اور گھر کے آدمیوں کی بیعت منظور فرمائی جاوے اور دعا کی جاوے ؛ والسلام

خاکسار اللہ شاہ ہمراہ مذکورہ بالا صاحبان - از چوہان

(✻)

فضل ربانی کا شکریہ

خدا کے فضل سے اب ہمیں وہ امام ہوا
کہ جس کا فضل عمرؓ وحی حق سے نام ہوا

جو پیشگوئی تھی مہدی کی ہو گئی پوری
کہ اہل بیت سے یہ متقی امام ہوا

خدا کا شکر کرو اے جماعت احمدؐ
کہ ابن مہدی دیں۔ حق سے ہمکلام ہوا

ہمیں تو اس کی غلامی پہ ناز ہے ہر دم
کہ جس کا مولوی احسن بھی اک غلام ہوا

غلط ہے راہ یہ اُن کی جو لوگ کہتے ہیں
جہاں میں بیعت صادق کا اختتام ہوا

غلط بیانیاں پھیلائیں قوم میں کیا کیا
پیام صلح بس اب جنگ کا پیام ہوا

خدا سے ڈر کے کریں توبہ اور استغفار
نصیر ابن مسیحا کا حکم عام ہوا

نصیر احمد۔ احمدی ٹھیکیدار انبالہ

ایک خط

میرے مطاع۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ پہلے میں جناب کے اشد ترین مخالفین میں تھا۔ کیونکہ میں نے پیغام صلح میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہوری کا مضمون پڑھا تھا اُس سے متاثر ہو گیا تھا۔ اور اسی وجہ سے مسلم گزٹ لکھنؤ مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۱۴ء میں جناب کی مخالفت میں ایک مضمون چھپوایا تھا اس کو میں حق سمجھتا تھا مگر اب اس کو گناہ سمجھتا ہوں۔ واللہ علیٰ ما نقول شہید۔ اس کے بعد میں نے بہت دعائیں کیں۔ اور موجودہ نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ ..... تمنائے دلی ہے حضرت اس عریضہ کو اخبار الفضل میں چھپوا دیں اور میری پرانی اور نئی خطاؤں کو بدل معاف فرماویں۔ بر کریمان کارہا دشوار نیست ؛ خادم محمد عثمان لکھنؤ ؛

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ ۲۸ سورۂ مجادلہ رکوع اوّل

(۲- اپریل سنہ ۱۹۱۴ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تمہید بعض غلطیاں بظاہر نہایت معمولی معلوم ہوتی ہیں لیکن انکے نتائج بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ اس لئے شریعت نے ایسی غلطیوں کی سزائیں بھی سخت مقرر کی ہیں۔ اگر کوئی شخص ان کا مقابلہ دنیا کے دوسرے جرائم سے کرے۔ تو یہ بہت کم درجہ کی معلوم ہوتی ہیں لیکن اگر انکے انجام پر غور کیا جاوے۔ اور انکے فتنوں پر نظر دوڑائی جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ واقعی یہ غلطیاں بہت بڑے گناہوں کا دروازہ کھولتی ہیں۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ ایک عورت کا واقعہ بیان فرماتا ہے۔ کہ وہ اپنے خاوند کے متعلق رسول کریم سے گفتگو کرتی اور شکایت کرتی تھی کہ میں سوائے اللہ کے اور کسے کہوں۔ رسول کریم نے اسکی گفتگو کو سنکر اسوقت تک کچھ نہیں فرمایا۔ جبتک کہ خدا نے اس بات کا فیصلہ نہیں کر دیا۔ انبیاء کی بڑی پاک فطرت ہوتی ہے وہ خود کسی بات کا کبھی فیصلہ نہیں کرتے۔ جبتک کہ خدا انہیں علم نہ دے۔ آجکل لوگ ہر ایک بات کا خواہ وہ اسے سمجھتے بھی ہوں یا نہ۔ بڑی جرأت سے فیصلہ کر دیتے ہیں۔ یہ کبھی بھی نہیں کہتے کہ ہمیں اس بات کا علم نہیں لیکن انبیاء کا طریق بالکل اسکے برعکس ہوتا ہے ✦

دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تو شراب نہیں پیتے تھے لیکن بعض صحابہ پیتے تھے رسول کریم نے ان کو اسوقت تک منع نہیں فرمایا جب تک کہ خدا کا حکم نہیں آیا۔ آپ جانتے تھے کہ خدا بھی تو ان کو دیکھتا ہے جب وہ منع نہیں کرتا تو میں کیوں منع کروں ✦

پردہ کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ بحث مباحثہ کرتے ہی رہے۔ لیکن آپ نے اسوقت تک کوئی فیصلہ نہ فرمایا۔ جبتک کہ خدا کا حکم نہ آیا۔ آپ کو مکے میں بہت بڑی تکالیف کا سامنا ہوا کئی دفعہ جان پر حملے ہوئے سب طرح کی تکلیفیں اُٹھانی پڑیں۔ بہت سے صحابہ مکہ کو انہی تکالیف کی وجہ سے چھوڑ گئے لیکن آپنے اسوقت تک ہجرت کرنے کا نام نہیں لیا جبتک کہ خدا نے جانے کے لئے نہیں کہا ✦

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو میں نے دیکھا ہے جبتک خدا کی طرف سے کوئی حکم نہ آتا۔ اسوقت تک کسی بات کے متعلق کچھ نہ فرماتے تھے لیکن جب کسی بات کا الہام ہوتا تھا تو کسی بڑی سے بڑی تکلیف کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کو شائع کر دیتے تھے سعد اللہ کے متعلق جو الہام تھا۔ اسکے نہ شائع کرنے میں ایک شخص نے بہت زور لگایا کہ مقدمہ ہو جائے گا۔ مصیبت آجائے گی۔ یہ ہوگا۔ وہ ہوگا۔ لیکن آپ نے کوئی پرواہ نہ کی اور فرمایا کہ یہ خدا کا نشان ہے میں اسے چھپا نہیں سکتا۔ آخر آپ نے ابتر لکھ ہی دیا اور وہ کتاب شائع ہونے سے پہلے ہی مر گیا ✦ ✕

حضرت مسیح موعود باوجود انا جعلناک المسیح بن مریم الہام کے لکھتے تھے۔ کہ مسیح زندہ آسمان پر ہے۔ لیکن جب خدا نے علم دیا تو جھٹ لکھ دیا کہ مسیح فوت ہو چکا ہے اور جس مسیح کے آنے کا انتظار تھا۔ وہ میں ہی ہوں۔ آپ پہلے لکھتے ہیں کہ میں نبی نہیں ہوں۔ میں نبی نہیں ہوں حالانکہ الہامات میں یہ لفظ موجود تھا۔ لیکن جب خدا کی وحی بارش کی طرح نازل ہوئی تو لکھا کہ میں نبی ہوں۔ اور یقیناً نبی ہوں خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے صاحبزادے عبدالحی کی نسبت مسیح موعود کو الہام میں دکھایا گیا تھا۔ کہ اس کے جسم پر پھوڑے ہونگے۔ ان پھوڑوں کی دوائی بھی بتائی گئی تھی جس کا ایک جزو ہلدی تھا۔ لیکن دوسرا جزو حضرت صاحب کو یاد نہ رہا۔ جب میاں عبدالحی کے جسم پر پھوڑے ہوئے۔ ہلدی لگانے کے لئے حضرت صاحب سے پوچھا فرمایا میں نہیں کہتا کہ ہلدی لگائی جائے۔ کیونکہ اسکے ساتھ کی دوسری دوائی یاد نہیں رہی لیکن مولوی صاحب نے ہلدی لگا دی جس سے اور زیادہ تکلیف بڑھ گئی ✦

یاد رکھنے کی بات بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر یہ سوال عورت نہ اُٹھاتی تو یہ حکم نہ اُترتا۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ قرآن شریف اسوقت کی وقتی ضروریات کے لئے اُتارا گیا تھا۔ جو باتیں اسوقت حل طلب ہوئیں۔ اسکے متعلق حکم نازل ہو گیا۔ اس لئے قرآن شریف کے احکام ہر ایک زمانہ کے لئے کار آمد نہیں ہو سکتے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر قرآن شریف میں تمام قسم کی ضروریات کا علاج اور تمام روحانی ترقیات کی باتیں اور ہر ایک قسم کے احکام موجود نہیں ہیں تب تو اعتراض ہو سکتا ہے لیکن جبکہ سب کچھ موجود ہے تو یہ اعتراض بالکل لغو ہے۔ قرآن کریم کے ایسے احکام جو کسی واقعہ پر نازل ہوئے ہیں انکے اس طرح اُترنے کی یہ وجہ ہے۔ (۱) کوئی بات آسانی سے سمجھ میں نہیں آسکتی جبتک کہ مثال سے نہ سمجھائی جائے۔ اس لئے ایسے ایسے واقعات جو صحابہ کی زندگی میں پیش آئے۔ اور جن کا پیش آنا ہر زمانہ میں ضروری تھا انکے متعلق احکام کو اسی وقت نازل فرما دیا جب کہ وہ پیش آئے تاکہ لوگ زیادہ آسانی سے انکو سمجھ لیں۔ (۲) ان لوگوں کی عزت افزائی منظور تھی اس لئے انکے حالات کو قرآن شریف میں جگہ دی۔ جو ابدالآباد تک قائم رہیں گے۔ خدا کے پیارے بندوں کی اسی طرح عزت افزائی ہوتی ہے کسی پر وحی نازل فرما دیتا ہے اور کسی کا ذکر وحی میں کر دیتا ہے ✦

ثمّ یعودون لما قالوا۔ جو کچھ فساد کیا تھا۔ انکی اصلاح کرتے ہیں۔ دوسرے معنے یہ کئے ہیں کہ ایک دفعہ کہکر پھر دوبارہ کہیں جیسے دوسرے رکوع میں یعودون لما نھوا عنہ آیا ہے۔ حدیث سے پہلے معنوں کی تصدیق ہوتی ہے ✦

اس سورۃ میں اپنی عورت کو ماں کہنے والے کے لئے جو سزا مقرر فرمائی ہے۔ اسکو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ جبکہ خود خدا فرماتا ہے کہ الذین یظٰھرون منکم من نسائھم ما ھن امّھٰتھم تو اتنی بڑی سزائیں کیوں مقرر کی ہیں ✦

اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ انسان کے جذبات خیالات کے ماتحت ہوتے ہیں اس لئے خیالات کا ظاہر کرنا جذبات پر بھی موثر ہوتا ہے۔ عورت ہونے کے لحاظ سے تو ماں بہن اور دیگر ایسی رشتہ دار جو بہت ہی قریبی ہوتی ہیں برابر ہیں۔ لیکن ایک بدکار آدمی کو ان کو دیکھ کر وہ جوش نہیں آتا۔ جو غیر عورت کو دیکھکر آتا ہے۔ کیونکہ اس کے خیالات نے رشتہ دار اور غیر عورت میں فرق پیدا کر دیا ہوا ہے۔ اس لئے اس کے جذبات بھی اسکے خیالات کے ماتحت

اُبھرتے ہیں اگر بیوی کو ماں کہدینے پر کوئی سزا نہ دیجاتی تو نتیجہ یہ پیدا ہوتا کہ یہ گناہ بڑھجاتا اور رفتہ رفتہ ماں اور دیگر محرمات کی وہ عزت نہ رہتی جو بصورت دیگر انسان کے دل میں ہوتی ہے کیونکہ جو انسان ایک عورت کو ماں بھی کہے اور اس سے ہم صحبت بھی ہو تو اسکے دل میں ماں کی کیا عزت رہے گی۔ پس اس جرم پر سخت سزا مقرر فرمائی تا گھروں میں زنا نہ پھیل جائے +

ظہار گو صرف بیوی کو ماں کہنے کا نام ہے لیکن دوسری محرمات بھی اسمیں شامل کرلیگئی ہیں +

کبتوا۔ پچھاڑے جائینگے۔ رسوا کئے جائینگے۔ ان کے مُنہ پھیر دیئے جائینگے۔ وہ ذلیل کئے جائیں گے +

عذابٌ مھین۔ جب ان میں ماں اور بہن کی بھی عزت نہ رہے گی۔ تو انکو ذلیل کرنیوالا عذاب دیا جائے گا کیونکہ محصنات صالحہ کے محفوظ نہ رکھنے سے قوم میں زنا پھیلے گا جس کا نتیجہ لازمی طور پر ذلت ہے +

احصٰہ اللہ ونسوہ۔ کوئی انسان اپنے گناہ نہیں گن سکتا لیکن خدا نے گن رکھے ہیں۔ انسان روز گناہ کرتا ہے گر گننے لگے تو گن نہیں سکتا جب خدا تعالےٰ سزا دیتا ہے تو سب گناہ مدنظر رکھ لئے جاتے ہیں +

رکوع دوم

مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۱۴ء

اس سورۃ میں خدا نے چند احکام بیان فرمائے جن سے جھگڑے اور فساد کی جڑ کٹ جاتی ہے اور ایسی باتوں سے منع فرمایا جن سے فساد پیدا ہوتا ہے +

(۱) اس گندے رواج سے (جو عرب میں تھا۔ اور اب بھی پنجاب اور ہندوستان میں ہے کہ بیوی کو ماں کہدینا) جس سے زنا پھیلنے کا احتمال تھا اور میاں بیوی میں تعلقات محبت نہیں رہ سکتے تھے +

(۲) خفیہ مجلسیں۔ مشورے۔ سوسائٹیاں اور انجمنیں کیونکہ ان کا نتیجہ بھی بہت گندہ نکلتا ہے +

خفیہ مجلسوں کے متعلق لوگوں نے غور نہیں کیا کہ انکے کیا معنے ہیں۔ زمانہ حال میں ایک فریق کہتا ہے کہ خفیہ مجلسوں کے سوا ترقی ہو ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ آجکل کی ہر ایک حکومت کی ایک خفیہ انجمن ہوتی ہے۔ جیسے انگلستان میں فریمسن لاج ہے +

دوسرا فریق کہتا ہے کہ کوئی بات بھی مخفی نہیں ہونی چاہیئے لیکن اصل مطلب کو ان دونوں نے نہیں سمجھا۔ مومن کا طریق انکے بین بین ہے۔ اسلام نے بعض باتوں کے لئے خفیہ مشورہ جائز رکھا ہے اور بعض کے لئے ناجائز۔ اور چاہیئے بھی ایسا ہی۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض باتیں ظاہر نہیں کی جاسکتیں۔ مثلاً میاں بیوی کے تعلقات کوئی ظاہر کرسکتا ہے ؟ گورنمنٹ اپنے خفیہ راز ظاہر کرسکتی ہے ؟ اگر ایسا کرے تو فوراً تباہ ہوجائے +

یتنٰجون بالاثم والعدوان و معصیت الرسول۔ ان باتوں کے لئے مشورہ کرنا منع ہے۔ لیکن نیک کاموں کے لئے خفیہ مشورہ کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ فرمایا تناجوا بالبر والتقوی +

حیوک بما لم یحییک بہ اللہ۔ (۱) یہودیوں کا طریق تھا۔ کہ جب رسول کریم کے پاس آتے۔ تو السام علیک کہتے۔ ایک دن جب یہ کلمہ کہا گیا۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں فرمایا علیکم السام واللعنۃ۔ رسول کریم نے ایسا کہنے سے منع فرمایا۔ عائشہ نے کہا کہ کیا آپنے نہیں سمجھا کہ انھوں نے گالی دی ہے۔ آپنے فرمایا مینے بھی تو یہی کہا ہے کہ علیکم بس یہی کافی ہے +

(۲) ایسی تعریفیں کرتے ہیں جو خدا نے بھی نہیں کیں۔ یہ منافق لوگوں کا کام تھا۔ جب رسول کریم کے پاس آتے۔ تو اپنی محبت اور عقیدت جتلانے کے لئے بہت بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے اور اپنے نفاق پر پردہ ڈالنے کے لئے حقیقت سے بھی بڑھ کر تعریفیں کرتے جیسے خوشامدیوں کا طریق ہے +

تناجوا بالبر والتقوٰی۔ خفیہ مشورہ کرنے کا طریق بیان فرمایا۔ کہ اگر ایسا مشورہ کرو۔ تو نیک کاموں کے لئے کرو۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔ الا من امر بصدقۃٍ او معروفٍ او اصلاحٍ بین الناس یعنی ان باتوں کے لئے مشورہ جائز ہے

فافسحوا۔ مجلس میں بیٹھے ہوئے ہونے کے وقت کسی کے لئے جگہ چھوڑنے کا معاوضہ یہ فرمایا۔ کہ اللہ اس کو کشائش بخشے گا۔ مجلس میں بعض آدمی ایسے آتے ہیں جن کا لحاظ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اگر ضرورت پڑے۔ تو خوشی سے جگہ چھوڑ دینی چاہیئے +

ذٰلک خیر لکم۔ صدقہ مستحب ہے۔ دیدو تو اچھا ہے اگر نہ مل سکے تو خیر +

وتاب اللہ علیکم۔ خدا تمہارے لئے آسانی کرچکا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیت اسوقت کے لئے تھی۔ اب منسوخ ہوچکی ہے لیکن اگر اسوقت کے لئے تھی تو قرآن میں کیوں درج ہوئی +

کوئی مشورہ کرنے سے پہلے صدقہ دینا چاہیئے بعض صوفیا تو یہاں تک لکھا ہے کہ حدیث سے کوئی مسئلہ حل ہونے پر صدقہ دیتے تھے۔ کیونکہ یہ رسول سے مشورہ تھا۔ پہلے گذر چکا ہے کہ صدقہ دینے والوں کو ایک خاص فہم اور نور دیا جاتا ہے۔ اس پر روحانی ترقی کے علوم کھلتے ہیں۔ پس کسی علمی تحقیقات سے پہلے صدقہ دینا بہت مفید ہوتا ہے +

فاقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ۔ بعض صحابہ غریب تھے وہ صدقہ نہیں دے سکتے تھے۔ اس لئے فرمایا۔ کہ اپنی نمازوں اور فرض شدہ زکوٰۃ میں ہی تم زیادتی کرو +

رکوع ۳

مورخہ ۵۔ اپریل ۱۹۱۴ء

ایک اور فساد سے اللہ تعالیٰ اس رکوع میں روکتا ہے۔ پہلے تین باتیں بیان فرمائیں۔ (۱) ظہار سے منع کیا (۲) بُرے کاموں کے لئے خفیہ مشورے سے روکا (۳) مجلس میں جگہ تنگ ہو تو کوئی شخص آجائے تو جگہ دینی چاہیئے ایسا نہ کریں تو بعض لوگ بُرا مناتے ہیں۔ اب چوتھی بات یہ بیان فرمائی۔ کہ مغضوب علیہم سے دوستی نہ رکھو +

اس زمانہ میں یہ مرض بہت بڑھ گیا ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ بے غیرتی بڑھ گئی ہے اور دین کی محبت کم ہوگئی ہے۔ دنیاوی کاروبار کی حرص زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اسلئے دین کے معاملہ میں بہت بے پرواہی کیجاتی ہے۔ آجکل اگر کسی کے باپ یا رشتہ دار کو کوئی گالی دے۔ تو مرنے مارنے پر تیار ہوجاتے ہیں۔ لیکن رسول کریم کو جو لوگ گالیاں دیتے ہیں۔ ان سے بجائے کسی رنجش کے دوستی رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فراخ حوصلگی سے پیش آنا چاہیئے اللہ تعالیٰ کی ہتک رسول کی ہتک اور ائمہ دین کی ہتک کے وقت تو کہتے ہیں کہ ٹھنڈے دل سے سُننا چاہیئے۔ اور اخلاق سے پیش آنا چاہیئے۔ لیکن جب ایسی بات انکی ذات کے متعلق ہوتی ہے تو سب اخلاق وغیرہ بھول جاتے ہیں اگر اسی بے غیرتی کا نام اخلاق ہے۔ تو ایسے لوگ ان اخلاق کو ذاتی معاملات کے وقت کیوں نہیں برتتے +

میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے بیعت کر لی

خدا ہمارے بھائی غور فرمائیں

جو اختلاف نیک نیتی کی بناء پر ہوتا ہے۔ اس کا نشان یہ ہے کہ اختلاف کرنے والا قبول حق کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ دوم۔ اس کا اختلاف کسی اصول پر مبنی ہوتا ہے۔ افسوس کہ ہمارے لاہوری حضرات اور مولوی محمد علی صاحب کسی اصل پر اپنے اختلاف کو نہیں رکھتے ؛

فیصلہ کے لئے پہلا اصل سب سے پہلے ٹریکٹ میں انھوں نے تحریر فرمایا۔

"حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسایل کے بارے میں ہوں یا کسی اور بارے میں۔ ان سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا گیا۔ جنھوں نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی"

ہم نے کہا چشم ما روشن دل ما شاد۔ چلئے تمام نزاعوں کا فیصلہ اسی اصل پر کو لیجئے۔ اور اس بنا پر ہم نے ۲۸ مارچ ۱۹۱۴ء کے الفضل میں "منکران خلافت پر اتمام حجت" کے عنوان سے ایک دو ورقہ شائع کیا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح کے بہت سے فتاوے دربارہ مسئلہ خلافت انہی کی مصدقہ تقریروں و تحریروں سے جمع کئے گئے تھے۔ اور جن کا خلاصہ یہ تھا :۔

۱۔ کہ مسیح موعود کے بعد سلسلہ خلفاء ہے ؛
۲۔ خلیفہ ایک ہونا چاہیئے ؛
۳۔ اور یہ خلیفہ حسب رسالہ الوصیت ہے ؛
۴۔ خلیفہ تمام جماعت اور صدر انجمن کا مطاع ہے ؛
۵۔ میرے بعد بھی خلیفہ ہو گا ؛
۶۔ اس خلیفہ کے ہاتھ پر تمام موجودہ آیندہ جماعت احمدیہ (رجال و نساء) کی بیعت ضروری ہے ؛

اسکے جواب میں ہمیں خلیفۃ المسیح کی تقریر و تحریر سے کہیں نہیں دکھایا گیا۔ کہ :۔

۱۔ ایک وقت میں متعدد خلیفے ہو سکتے ہیں ؛
۲۔ وہ صرف غیر احمدیوں سے بیعت لینے کے مجاز ہیں ؛
۳۔ انجمن پر حاکم نہیں۔ اس کی رائے دوسرے ممبروں کی رائے کے برابر ہے ؛

جب تک کوئی ایسا فتویٰ اس بزرگ کا نہ دکھائینگے جسے وہ اپنا مطاع اور مہدی مانتے ہیں۔ تب تک ان پر حجت ملزمہ قایم ہے ؛

فیصلہ کے لئے دوسرا اصل دوسرا اصل یہ کہ آپ لوگ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر پیش کر رہے ہیں جسکے الفاظ یہ ہیں :۔

"جس امر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے کہ ایسا ہونا چاہیئے اور کثرت رائے اس میں ہو جائے تو وہی امر صحیح سمجھنا چاہیئے۔ اور وہی قطعی ہونا چاہیئے"

ہم کہتے ہیں۔ چلو اسی اصل پر دیکھ لو۔ کہ کون فریق حق پر ہے ؛

حضرت مسیح موعود کی وفات پر۔ انجمن کے چودہ ۱۴ ممبروں نے ان باتوں پر اتفاق کیا۔ اور اتفاق کے ساتھ صدر انجمن کی طرف سے اعلان ہوا۔ جس کے مندرجہ ذیل الفاظ قابل غور ہیں۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربا حضرت مسیح موعود ؑ بہ اجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی۔ اور جس کی تعداد اسوقت بارہ سو ۱۲۰۰ تھی۔ والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ ربہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپکے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اخیر میں فرماتے ہیں :۔

کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ ......
بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کر لیں"

اس اعلان سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہیں :۔

۱۔ ایک خلیفہ کا تقرر حسب وصایا مندرجہ الوصیت ہوا ؛
۲۔ یہ تقرر اور الوصیت کے یہ معنے حسب مشورہ معتمدین ہیں
۳۔ باوجود اسکے کہ حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا۔ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اس خلیفہ کو جانشین قبول کیا ؛
۴۔ آپکے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور یہ بیعت ضروری ہے ؛
۵۔ اسی لئے سب کو چاہیئے کہ بذات خود یا بذریعہ تحریر بیعت کر لیں ؛

پس یہ صدر انجمن احمدیہ کی مجموعی رائے کا فیصلہ ہے اور حسب تحریر حضرت اقدس ؑ

وہی امر صحیح سمجھنا چاہیئے۔ اور وہی قطعی ہونا چاہیئے۔

پس ہے کوئی سعید روح! جو اس اصل پر ہی مختلف فیہا مسایل کا فیصلہ کرے۔ اور انجمن کے اس فیصلہ کو جو ہمنے اُوپر نقل کیا مان لے اسی طرح موجودہ خلافت کے متعلق بھی انجمن کی کثرت رائے کو دیکھ لیجئے کدھر ہے۔ اور آپ حضرت اقدس علیہ السلام کے فیصلہ کے مطابق اُدھر ہو جائیے۔ جدھر انجمن کی کثرت رائے ہے ؛

موافق ممبران	مخالف ممبران
۱۔ صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب جو پریزیڈنٹ بھی ہیں	۱۔ مولوی محمد علی صاحب
۲۔ نواب محمد علیخان صاحب۔	۲۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب
۳۔ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی	۳۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
۴۔ صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب۔	۴۔ شیخ رحمت اللہ صاحب
۵۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔	۵۔ مولوی صدرالدین صاحب ؛
۶۔ مولوی شیر علی صاحب۔ بی۔ اے۔	۶۔ مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار
۷۔ سیٹھ عبد الرحمان صاحب مدراسی	
۸۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔	
۹۔ میر حامد شاہ صاحب ؛	

دس آرا ہو اِسبات کی مؤید ہیں کہ خلیفہ ایک ہونا چاہیئے اور وہ خلیفہ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں اور صرف چھ ۶ اسکے مخالف ہیں۔ اب کیا آپ حضرت اقدس کی تحریر کے مطابق کثرت رائے کو صحیح اور قطعی سمجھیں گے؟ اور خلیفہ ثانی کے حلقہ بیعت میں آئیں گے ؟

فیصلہ کے لئے تیسرا اصل مخالفین امر خلافت کے لیڈنگ اصحاب لاہور نے یہ مان لیا ہے

بلکہ ان تمام اہل الرائے صاحبوں نے اپنی مجلس شوریٰ میں یہ ریزولیوشن پاس کیا کہ سید حامد شاہ صاحب سلسلہ کے ایک ملہم۔ پارسا اور متقی بزرگ ہیں (دیکھو پیغام مورخہ ۲۴ - مارچ ۱۹۱۴ء صفحہ ج) بلکہ انہیں خلیفہ مجاز قرار دیا۔ اور اس کے بعد ۳۱ - مارچ کے پیام میں تحریر فرماتے ہیں کہ سید حامد شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کیگئی کہ آپ بزرگ ہیں۔ آپ ہم کو خدا کے لئے مشورہ دیں۔

"ہم سب کے لئے حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت موجودہ حالات میں ضروری ہے تو آپ فرمائیں تاکہ ہم سب چلکر انکی بیعت کر لیں" ؛

یعنے آپ کو سید حامد شاہ صاحب پر پورا اعتماد ہے۔ چلئے اب مفصلہ ذیل خط کو پڑھ کر آپ سید حامد شاہ صاحب ہی کی

بات مان لیں۔ جو آپکے اقرار کے بموجب ملہم۔ پارسا۔ متقی بزرگ ہیں۔ اور جن کے فرمانے پر آپ سب بیعت کو تیار ہیں وہ نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے عمل سے آپ صاحبان کی خدمت میں عرض کر رہے ہیں کہ **اس کشتی پر سوار ہو جایئے** ٭

میر حامد شاہ صاحب کا **مکتوب** نقل کرنے سے پہلے ضروری سمجھتا ہوں کہ سیدنا خلیفۃ المہدی کا ایک رؤیا لکھ دیا جائے۔ جو آپ نے اپنے دوستوں کو سنایا تھا۔ اور آج اسکے مطابق یہ چٹھی ہمارے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئی ٭

سیدالمومنین کا رویاء

خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کی نہر ہے۔ اور اسمیں نہایت شفاف پانی ہے کہ نیچے کی زمین صاف نظر آتی ہے۔ اس نہر میں ایک تختہ لکڑی کا کشتی کے طور پر پڑا ہے۔ اور میں اور سید حامد شاہ صاحب اور ایک بچہ جس کی عمر کوئی چار پانچ سال کی ہوگی یا اسکے قریب۔ ہم تین اُسپر بیٹھے ہیں۔ اور شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی اسکو چلاتے جاتے ہیں اتنے میں میں نے کہا کہ چلو واپس گھر چلیں اور دیکھا کہ مغرب کی طرف سے سرخی نمودار ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ سخت طوفان ہے۔ اور شاہ صاحب کو کہتا ہوں کہ کشتی تو شاید دیر سے پہنچے۔ چلیں ہم پیدل جلدی سے گھر پہنچ جائیں ایسا نہ ہو طوفان آ جائے چنانچہ ہم کشتی سے اُتر کر کنارہ کنارہ گھر کیطرف چل دئے اور شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی کو کہا ہے کہ آپ کشتی پیچھے لے آئیں ٭

مکتوب سید حامد شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی ٭ سیدنا امامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا نام اپنی خاص دعاؤں کے ساتھ فہرست بیعت کنندگان میں درج فرمالیا جاوے۔ میں نے جو مختصر تحریر اس نیاز نامہ کے ساتھ شامل کی ہے احباب سلسلہ کی واقفیت کیلئے تو اس کا طبع ہونا ہی جس صورۃ میں کہ وہ ہے مناسب ہے ٭ خاکسار میر حامد شاہ از سیالکوٹ

مانہ بیہودہ پے ایں سرو کار بردیم ٭ از جذبہ عشق کشتہ جانب یار ما

سیدنا و امامنا حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول مرحوم و مغفور کی وفات حسرت آیات کے بعد سلسلہ احمدیہ میں جو تفرقہ پیدا ہوا ہے اسکی بنیاد خلافت جدیدہ کا وہ انتخاب ہے جو حضرت صاحبزادہ صاحب جناب میاں مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے متعلق ہوا جس طریق سے یہ انتخاب ہوا۔ اور اس طریق پر معترضین نے جن دلایل اور وجوہات سے اختلاف کیا وہ اخبارات اور رسالہ جات شایع شدہ میں ذکر ہو چکے ہیں۔ بزرگان نے بالمقابل پوری آزادی سے اپنے خیالات اور آراء کے پیش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی پس مخالفت اور موافق کے لئے کوئی ایسی حالت منتظرہ باقی نہیں جس کا ذکر اب ضروری ہو۔ چونکہ میں اس وقت صرف اپنے لئے فیصلہ کرنے کے مقام پر کھڑا ہوا ہوں اسلئے مجھے اپنی غرض کا اظہار مقصود ہے۔ میرا دخل اس مخالفت میں صرف اس نیت سے رہا کہ کوئی صورت باہمی قرارداد سے ایسی قایم ہو جائے کہ موجودہ اختلاف دُور ہو کر اتفاق سے ملکر کام کرنے کی صورۃ پیدا ہو جائے۔ اور حضرت مسیح موعود و خلیفۃ المسیح کے زمانوں کیطرح ساری کی ساری جماعت بجا آوری خدمت میں مصروف ہے اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر علیم ہے کہ میری نیت اب تک بھی یہی ہے۔ میں نے جس جلسہ میں حصہ لیا ہے یا اظہار رائے کیا ہے میری یہی غرض رہی ہے۔ اور شایع شدہ کارروائیاں بھی میری اس نیت پر روشنی ڈالتی ہیں مجھے اس وقت اپنی صفائی نیت کے لئے کوئی مزید ثبوت دینے کی ضرورت نہیں ہے آخر کار جو انجام جلسوں کا ہوا وہ ظاہر ہے۔ اور مخالف اصحاب نے جو طریق کام کرنے کا اختیار کرنا چاہا۔ وہ پوشیدہ نہیں رہا۔

میں نے بجائے خود اس نتیجہ کو جو پیدا ہوا۔ بڑے درد دل سے محسوس کیا۔ اور اپنی طاقت اور ہمت کو قاصر پایا کہ اختلاف کرنے والے بندگان خدا کا ساتھ دُوں ٭

اور جو میدان قادیان سے باہر انہوں نے اپنی خدمات کے لئے اختیار کیا ہے اسمیں داخل ہو جاؤں انکی طاقتیں شاید زبردست ہیں اور وہ حق رکھتے ہیں کہ ایسا کریں اور شاید انکو کوئی مجبوری ہے جس کیوجہ سے وہ اس طریق پر کاربند ہونے کیلئے تیار ہو گئے ہیں اور خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کا کیا نتیجہ پیدا ہونا ہے اور سلسلہ کے ساتھ اسکا کیا تعلق ہے بہرحال میں اپنی درماندگی کی وجہ سے **کنارہ کش ہو کر** ان کی خدمت میں ملتجی ہوا کہ میں

اس طریق سے آپکے ساتھ کام کرنیکے ناقابل ہوں

قادیان کا مرکز جو مسیح موعود کا دوارہ ہے **چھوٹ جانا ایک صدمہ ہے** جس کو میں برداشت نہیں کر سکتا۔ گو مقتضائے زمانہ کچھ ہی ہو میرے بزرگ احباب نے میری اس کنارہ کشی کو نہایت تعجب سے دیکھا۔ اور اس طرح قطع تعلق پر حیرت ظاہر کی مگر باوجود میری اس بے تعلقی کے بھی مجھ پر حسن ظن رکھا۔ میں نے انکو تسلی دی کہ جب اس طریق پر آپ اپنے مشن کے لئے کام کرنیکو تیار ہیں اور اشاعت اسلام ہی آپکا مقصد ہے۔ جو حق ہے تو پھر آپ کام کرنیکے مجاز ہیں اور میں آپکے کسی صورۃ میں بھی مزاحم ہونا جائز نہیں سمجھتا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ انکی کیا مرضی اس تفریق میں ہے خدا انجام بخیر کرے مگر میری غرض چونکہ پوری نہیں ہوئی اور خدا جانے کہ اسکے پورا ہونے کا کونسا وقت اور کس طرح مقدر ہے اسلئے میں اپنی فطرت کے لحاظ سے مجبور ہوں اور **خاندان نبوت کی محبت** مجھے اسی پر آمادہ کرتی ہے کہ میں انکی عزت و احترام کیلئے ادب کے مقام پر کھڑا ہو جاؤں میں انکی مخالفت کی حالت میں اپنی ایمانی لذت کو قایم نہیں رکھ سکتا میری اندرونی طاقتیں میرے روحانی تعلق کو ایسی لمبی مخالفت میں محفوظ نہیں رکھ سکتیں خواہ مجھ کو کوئی بزدل یا کمزور کہدے میں مجبور ہوں میں بہرحال جسمیں میرا مولا کریم مجھے رکھیگا آپ صاحبان کے لئے دست بدعا ہونگا اور نصح اور خیر خواہی کے لحاظ سے مجھے آپ سے وہی محبت ہوگی جو کسی مسکین خدا ترس دل کو ہونی چاہئے اب میں آپ سے رخصت ہوتا ہوں اور میں اپنے مولا کریم سے اطمینان قلب کے لئے کوئی راہ طلب کرونگا میری ان باتوں سے میرے دوستوں کے دل پشیمان ہوئے اور میں افسوس کرتا ہوں کہ میں انکی تکلیف کا باعث ہوا اور میری وجہ سے انکو آزردگی پیدا ہوئی مگر وہ قوت جو مجھ میں کسی کی محبت اور عزت اور ادب کے لئے بار بار جوش مارتی تھی اپنا کام کئے بغیر نہ رہ سکی اور آخر کار میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں خلافت کے دامن کے نیچے اپنے آپکو لے آؤں اور اس سے باہر نہ رہوں اور اپنی طبیعت کو دائمی پریشانی اور خلجان سے نجات دیدوں واللہ علی ما اقول وکیل ونعم المولیٰ و نعم النصیر میرے دوستوں اور مخلص مہربانوں اور عزیزوں کو آگاہی ہے کہ وہ اپنی طاقتوں سے کام لیں وہ بت ٹوٹ گیا جو کسی وجاہت یا حیثیت کے لحاظ سے انہیں کھڑا تھا۔ اب آزاد میں میرا دل انکی محبت سے خالی نہیں ہوا میں انکا دعاگو ہوں۔ ان کا دکھ میرا دکھ اور انکی خوشی میری خوشی ہے میں کسی حال میں ان سے جدا نہ ہونگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی غلامی مجھے ہرگز کسی ایسی ناگوار حرکت کی اجازت نہ دیگی۔ جو بنی نوع انسان یا کسی میرے مہربان کی آزردگی کا باعث ہو۔ کیونکہ میں اپنے آقا حضرت مسیح موعود کے خلف اکبر حضرت سیدنا محمود کو ہر حال میں اسم بامسمیٰ محمود سمجھتا ہوں اور حضرت مرحوم و مغفور کی ذریت طیبہ کی نسبت سب دعاؤں کو مستجاب مانتا ہوں جو بڑے سوز و گداز اور رقت کی حالت میں میرے پیارے مسیح کی زبان الہام ترجمان سے نکلی ہیں۔ میں آخر میں انصار اللہ کمیٹی سے بھی عرض کرتا ہوں اور وہ ایک مسکین ناصح بھائی کی عرض کو قبول کریں کہ وہ اپنے سے بظاہر جدا ہونیوالے بھائیوں کو جو اس وقت اختلاف کیوجہ سے جدا ہوئے ہیں نفرت یا حقارت سے نہ دیکھیں ہر ایک نفسانی جوش بکلی الگ ہو جاوے اور انکو اپنی حسن اخلاق کی زنجیر میں ایسا جکڑیں کہ وہ کشاں کشاں پھر انکے سینوں کے ساتھ آلگیں اور خلافت محمودی کی ان برکتوں سے جو آیندہ ظاہر ہونے والی ہیں بہرہ ور ہوں۔ اور وہ وقت پھر آجائے کہ ہم سب ملکر خدائے زمین و آسمان کی توحید کے گیت گائیں اور ہمارے مسیح کی تعلیم چاروں کونوں میں پھیلے اس طوفان عظیم سے جو اب بپا ہو گیا ہے نجات پانے کے لئے ہم مسیح کی تیار شدہ کشتی نوح پر سوار ہو جائیں اور اس تعلیم کو واقعی عمل میں لائیں جو اس میں درج ہے تاکہ دوسروں کو بھی اس کشتی پر سوار ہونے کی رغبت ہو اور اس طرح سے ہم انکی نجات کا باعث ہوں۔ میں خلافت محمودیہ سے اختلاف

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

(جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی نے ۳ اپریل ۱۹۱۴ء کو پڑھا)

آپنے سورہ بقرہ رکوع تین کا پچھلا حصہ پڑھ کر فرمایا:۔

پیچھے اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ مشرک لوگ جو قرآن کریم کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور اسے روکنا چاہتے ہیں۔ وہ ذلیل کرنیوالے عذاب میں ڈالے جاوینگے اور وہ ایک خطرناک جنگ میں ڈالے جاوینگے اور ان کو بھی ہلاک کیا جاوے گا۔ اور ان کے بت بھی ان کے ساتھ ہی ہلاک ہو جاوینگے +

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جنگوں میں طرفین کو بہت سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اور فاتحین کو انکی فتح کوئی فائدہ مند نہیں ہوا کرتی +

اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر ان مومنوں کا کیا حال ہوگا۔ جو اللہ کو بھی مانتے ہیں اس کے رسول کو بھی مانتے ہیں آیا یہ بچ جاوینگے یا یہ بھی مارے جاوینگے +

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ مومنوں کو جو ایمان لائے ہیں اور عمل نیک کرتے ہیں بشارت دیدو۔ کہ انکے لئے خدا کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں + ایک جنت تو آخرۃ میں ملے گی اور دنیا میں بھی مومنوں کو جنتیں ملتی ہیں میرے نزدیک سب سے بڑی جنت دل کی تشفی ہوتی ہے دلکی تسلی اور اطمینان ہی بڑے جنت ہیں۔ کتنی ہی کوئی مصیبت اور دکھ کیوں نہو لیکن جو اس جنت میں ہوگا۔ اسے قطعاً کوئی دکھ دکھ اور کوئی مصیبت مصیبت نہیں معلوم ہوگی میںنے دیکھا ہے کہ مبارک احمد میرا چھوٹا بھائی جن دنوں میں بیمار تھا۔ تو حضرت صاحب اس کے علاج میں ہر وقت مصروف رہتے تھے آپکو اسکی ایسی فکر تھی اور آپ اسکے علاج میں ایسے محو تھے کہ گویا اور آپ کو کوئی فکر ہی نہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ کو اس کے سوا اور کسی سے تعلق ہی نہیں ہے۔ آپ اس کے علاج کے لئے رات کو بھی بہت ہی کم گویا شاذ و نادر ہی سوتے تھے۔ بلکہ میں تو حیران ہوتا تھا کہ آپ سوتے کس وقت ہیں۔ آخری وقت میں جبکہ حضرۃ خلیفۃ المسیح نے انکی نبض دیکھی تو معلوم ہوا کہ مبارک احمد کی جان نکل چکی ہے۔ آپ نے حضرت صاحب کو عرض کیا کہ حضور نبض ہے نہیں نبض ہے نہیں +

آپنے جب یہ سنا تو فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون بس ادھر مبارک احمد کی جان نکلی۔ اور ادھر حضرت صاحب نے دوستوں کو خط لکھنے شروع کئے کہ کوئی گھبرانے کی بات نہیں گھبراؤ نہیں۔ یہ ایک خدا تعالیٰ کی امانت تھی جو اس نے اب لے لی ہے +

وہی مبارک احمد جس کے علاج کے لئے آپ رات کو بھی آرام نہ کرتے تھے اب فوت ہو گیا تو آپنے فرمایا یہ خدا کی امانت تھی۔ جبتک یہ ہمارے پاس رہی۔ ہم پر فرض تھا کہ اسکے علاج میں کوتاہی نہ کرتے۔ ورنہ یہ اسکی امانت کی پوری ادا نہ تھی پس جبتک ہمارا کام تھا ہم نے کیا۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے اپنی امانت واپس لے لی تو ہمیں گھبرانا نہیں چاہیئے +

یہ ہے اطمینان قلب جس سے بڑھ کر اور کوئی جنت نہیں اس جنت کا مقابلہ دنیوی جنات میں سے اور کوئی نہیں کر سکتا +

حضرت صاحب اکیلے تھے۔ اب تم دیکھ رہے ہو کہ یہ مسجد آدمیوں سے بھری ہوئی ہے۔ ایک وقت تھا کہ چھوٹی مسجد کا صرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں بمشکل چودہ آدمی آسکتے تھے۔ وہ بھی پوری نہیں ہوتی تھی۔ پھر آدمی بڑھتے گئے یہاں تک کہ اس کوٹھڑی میں بھی آنے لگ گئے جو الگ تھی پہلے اسمیں کوئی آدمی نماز نہ پڑھا کرتا تھا۔ پھر اس کے بعد میںنے دیکھا کہ لوگ اوپر چھت پر بھی جانے لگے اور پھر تو وہ بھی پوری نہ ہونیکے باعث مسجد کو وسیع کرنا پڑا۔ پہلے اس مسجد (جامع مسجد) میں کوئی آدمی نہیں آیا کرتا تھا لیکن اب یہاں بھی نماز پڑھنے والے ہوتے ہیں اور چھوٹی مسجد بھی پُر ہوتی ہے + اور اب پھر لاکھوں کی تعداد میں آدمی ہو گئے اور لاکھوں روپے چندہ آنے لگا +

کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقاً۔ ان کو ان جنتوں میں سے پھل بھی ملینگے جو ایک دوسرے کے ساتھ ملتے جلتے ہونگے +

متشابھاً کے کئی معنے ہیں (اول) یہ کہ اس دنیا کے پھلوں سے وہ ملتے جلتے ہوتے ہونگے (دوم) ایک شکل کے سب میوے ہونگے صرف ان کا مزا الگ الگ ہوگا (سوم) روحانی لوگ کہتے ہیں کہ جو لوگ اس جہان میں عبادت کرتے ہیں انکو انکی عبادتوں کا پھل ملے گا۔ انکی عبادتیں انکو پھلوں کے رنگ میں پیش کیجاوینگی اور وہ یہ کہیں گے کہ یہ وہی ہے جو ہمیں مل چکا (چہارم) اور اگر اس دنیا کے لحاظ سے لیا جاوے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس دنیا کے جنت اس سے مراد لئے جاویں +

جنگیں ہونگی۔ اور انمیں کفار مارے جاوینگے۔ ان ملکوں سے جو ثمرہ انکو ملے گا۔ تو وہ کہینگے کہ یہ ہے جس کا ہمیں پہلے سے وعدہ دیا جا چکا ہے۔ پھر یہ بھی کہ فتوحات ہونگی اور پے در پے ہونگی صرف ایک فتح پر ہی بس نہو جاویگی۔ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر اور عمدہ ہوگی +

پھر فرمایا۔ ولہم فیہا ازواج مطہرۃ۔ مسلمانوں کی بیویاں مطہر اور پاکیزہ ہونگی۔ یہ ایک ایسا وعدہ ہے کہ سوائے مسلمانوں کے اور کسی سے نہیں ہوا۔ فتوحات کے وعدے تو انجیل میں اور تورات میں بھی ہوئے جو پورے بھی ہو گئے۔ لیکن یہ ایک ایسا وعدہ ہے جو سوائے مسلمانوں کے اور کسی سے نہیں کیا گیا +

جنگوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ بہت مدت تک مرد باہر رہتے ہیں وہ گھروں میں نہیں آسکتے۔ اور فاتحین میں ہی ایسا ہوا کرتا ہے ادھر مرد جن ملکوں کو فتح کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس ملک کی عورتوں کے خاوند جنگ میں ہی مرچکے ہوتے ہیں ان کا کوئی والی وارث اور انکی کوئی جائے پناہ تو ہوتی نہیں اسلئے پھر انپر فاتحین سپاہی قابو پالیتے ہیں۔ اور انمیں اس طرح پر زنا پھیل جاتا ہے ادھر انکی بیویوں کو خوب آزادی ہوتی ہے اور انکو کھلا روپیہ خرچ کرنیکے لئے ملتا ہے اور ان کے خاوندوں کو بھی کئی کئی سال باہر رہنا پڑتا ہے اس لئے پھر ان میں بھی زنا کثرت سے پھیل جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو ایک عجیب طرح سے اس بات سے بچا لیا اور انکے ساتھ اپنا وعدہ پورا کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو دورا کیا کرتے تھے ایکدفعہ رات کو شہر میں پھر رہے تھے تو آپ نے ایک عورت کو سنا کہ وہ عشقیہ شعر پڑھ رہی ہے۔ آپ نے دن کو تحقیقات کی۔ تو معلوم ہوا کہ اس کا خاوند مدت سے باہر رہتا ہے۔ آپنے پھر یہ حکم دیدیا کہ کوئی سپاہی چار ماہ سے زیادہ باہر نہ رہے اگر کوئی سپاہی زیادہ مدت باہر رہنا چاہے تو اپنی بیوی کو بھی اپنے ساتھ رکھے۔ ورنہ چار ماہ کے بعد اسے فوج کا افسر مجبوراً واپس گھر بھیجدے۔ اس ذریعہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو زنا سے بچا لیا اور انکی بیویوں کو مطہر رکھا۔ پھر جبتک وہ لوگ جنسے یہ وعدہ تھا۔ انمیں سے ایک بھی زندہ رہا تو یہ وعدہ انسے پورا ہوتا رہا۔ پھر جب ایسے لوگ پیدا ہو گئے کہ وہ اس کے اہل نہ تھے اور انمیں وہ ایمان نہ تھا جو پہلوں میں تھا تو یہ وعدہ انسے پورا نہوا +

یہ ایک پیشگوئی ہے جس میں اس بات کا ذکر نہیں کیا گیا کہ وہ ملک کب ملیگا اور وہ کونسا ملک ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ پر یہ ایک اعتراض کیا گیا ہے کہ آپنے جو پیشگوئی کی تھی کہ میرا دشمن ہلاک ہوگا آپنے اسمیں وقت اور تاریخ نہیں بتلائی۔ اس لئے ہم آپکی پیشگوئی کو قابل اعتبار نہیں سمجھتے کیونکہ اگر کسی کو بخار ہو گیا۔ سر درد ہو گیا یا کوئی اور بیماری ہو گئی تو آپ تو کہدینگے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی یہ اعتراض ہمیشہ سے چلا آرہا ہے +

فرمایا کہ لوگ اعتراض کرینگے کہ ذرا سی فتح مل گئی تو کہہ دیا کہ دیکھو ہمیں فتح مل گئی۔ ایک انگریز ارنلڈ نامی نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ آپ نے کوئی وقت اور مقام مقرر نہیں کیا تھا۔ اس لئے آپکی فتح پر اعتراض ہونے میں بھی ایک سنت اللہ ہے +

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَستَحیٖی اَن یَّضرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَۃً فَمَا فَوقَھَا۔ اللہ تعالےٰ ایک مچھر کی مثال بیان کرنیسے نہیں رُکتا۔ مومن اسے کہتے ہیں کہ یہ حق ہے لیکن برخلاف اسکے منکرین یہ کہتے ہیں کہ یہ کیا مثال دی ہے اس سے اللہ تعالےٰ کی یہ مراد ہے کہ پیشگوئی میں ہمارا یہی طریقہ ہے۔ مسلمان مومن تو سمجھ لیتے ہیں اور مان لیتے ہیں لیکن منکر اعتراض کرتے رہتے ہیں اور گمراہ ہی رہتے ہیں ❊

خدا تعالےٰ نے کہا تھا کہ فلاں سے تعلق رکھو۔ وہ اس سے قطع تعلق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے تو اسکے خلاف ہی کرنا ہے اور وہ زمین میں فساد کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ فساد مت کرنا ❊

یہ پیشگوئیاں ہیں۔ جو کہ صرف صحابہ کے لئے ہی نہ تھیں بلکہ اب بھی جو شخص ویسا بنجاوے اسکے ساتھ یہ پوری ہوسکتی ہیں ❊

مینے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کتنا ہی کوئی دُکھ ہوتا یا تکلیف ہو آپ گھبراتے نہ تھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح (خدا کی آپ پر ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں) کو میں نے دیکھا ہے آپ بھی کبھی کسی مشکل اور کسی دُکھ سے گھبراتے نہیں تھے آپ فرماتے تھے کہ دُنیاوی دُکھ اور مصیبتیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں ❊

ان لوگوں کا دل سکینت میں ہوتا ہے دنیاوی مصیبتیں انکے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ تم بھی ایسے ہی بنو۔ خدا تعالےٰ کے خزانے وسیع ہیں۔ اسکے خزانے غیر محدود ہیں ❊ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑو تمہیں آرام ملیگا۔ اس سے تعلق بڑھانے سے کوئی مصیبت تم کو ستا نہیں سکتی کیونکہ جب انسان ایک مالک سے تعلق کرلے تو اسکے ماتحت اسے کچھ نہیں کہہ سکتے ❊

جب کسی آدمی کو کسی بادشاہ کا چپڑاسی دُکھ دے۔ تو جب وہ بادشاہ کا قرب حاصل کرلے تو چپڑاسی کا ڈر نہیں رہتا ❊

ایک قاضی کے پاس کسی آدمی نے کچھ روپیہ امانت رکھا لیکن جب وہ واپس لینے کے لئے آیا۔ تو قاضی نے کہہ دیا کیسا روپیہ مجھے کب دیا تھا۔ تم غلط کہتے ہو۔ اس نے کہا حضور فلاں وقت اتنی تعداد روپوں کی میں نے آپکے حوالے کی تھی کہ امانت رکھیں۔ تو قاضی نے بڑی سختی سے اس بیچارے کو باہر نکلوا دیا اور کہا کہ کیا نہ جانتے ہیں۔ تم نہیں جانتے کہ میں شہر کا حاکم ہوں قاضی ہوں تم مجھ پر بدظنی کرتے ہو ❊

وہ بیچارہ بادشاہ کے پاس فریاد لیکر گیا۔ تو بادشاہ نے کہا کہ میں اب کیا کرسکتا ہوں وہ کہدے گا کہ میں قاضی ہوں میں ایسا کرسکتا ہوں! اور ثبوت تو کوئی ہے نہیں۔ ہاں البتہ ایک طریقہ ہوسکتا ہے اگر تم ایسا کرو تو شاید تمہارا روپیہ واپس مل سکے۔ وہ یہ کہ کل جب جلوس نکلے تو تم بھی دیکھنے والوں میں کھڑے ہو جانا۔ مگر قاضی کے نزدیک یا پاس کھڑے ہونا۔ میں آؤنگا اور تمہیں السلام علیکم کہونگا۔ تم ڈرنا نہیں۔ اور بڑی بے تکلفی سے میرے ساتھ باتیں کرنا۔ اس نے ایسا ہی کیا جب بادشاہ آیا اور اس نے السلام علیکم کہا تو اس نے وعلیکم السلام کہا۔ بادشاہ نے کہا کہ کیوں میاں تاجر (اس کا نام لیکر) بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم اتنی مدت ہوگئی کبھی ملنے کو ہی نہیں آئے تم تو ہمارے دوست ہو غرض اسی طرح وہ اس سے بڑی بے تکلفی سے باتیں کرتا رہا۔ اور جب بادشاہ آگے چلا گیا تو قاضی صاحب نے آہستہ سے اس کو کہا کہ کیوں میاں کل جو تم روپے کا ذکر کرتے تھے وہ کونسا روپیہ تھا۔ اس نے پھر وہی نشان بتلا دیئے جو اس نے پہلے بتلائے تھے تو قاضی نے اس کا روپیہ اسکو دیدیا اور کہا کہ تم نے پہلے ہی یہ باتیں کیوں مجھ کو نہ بتلائیں ❊

غرض اسی طرح انسان کا تعلق اگر مالک سے ہوجاوے تو مملوک اسے کچھ دکھ یا تکلیف نہیں دے سکتے بادشاہ کے ساتھ تعلق ہو تو خادم کچھ تکلیف نہیں دے سکتے۔ تمام پھر خدمتگار بنجاتے ہیں۔ اس لئے تم بھی اللہ تعالےٰ سے تعلق رکھو تاکہ تم کو کوئی دُکھ نہ دے۔ اور کوئی چیز تمہیں تکلیف نہ دے سکے گی ❊

ممالک غیر کے تار

(قسطنطنیہ ۲۔ اپریل) کرد شیوخ ملا سلیم و ملا شہاب الدین کی متحدہ افواج بطلس پر حملے کر رہی ہیں جسکی حفاظت میں سپاہ و فوجی پولیس کوشاں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مجوزہ اصلاحات پر بگڑ کر کردوں نے علم بغاوت بلند کردیا ہے ❊

(قاہرہ ۱۔ اپریل) مجلس وزارت مستعفی ہوگئی ہے۔ مصطفےٰ فہمی پاشا غالبًا جدید وزارت مصر مرتب کرے گا ❊

(دکمفر اپول ۲۔ اپریل) ہنوڈویہ کے متصل سبجہا ہُوا کوہ آتش فشاں اب پھر سرگرمی دکھا رہا ہے چنانچہ نصف گھنٹے میں پچیس ایکڑ اراضی کا رقبہ مواد آتشیں سے بھر گیا ❊

مسٹر ایل بے ہیتھ کو اپنے بہرہ اشرف الدین کو ہلاک کرنے کے جرم میں عدالت سشن لاہور سے تین ماہ قید سخت اور اڑہائی سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ❊

میجسٹی امیر افغانستان نے ۱۲۔ مارچ کو جلال آباد میں دربار نوروز منعقد کیا۔ مسافروں کو لوٹ لینے کی وارداتوں کی طرف اشارہ کرکے ہدایت کی کہ بدمعاشوں اور لٹیروں کو گرفتار کرکے کیفر کردار کے لئے کابل بھیجا جائے اور اعلان کیا کہ وہ جلال آباد میں عربی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ قائم کرنا چاہتے ہیں جسکے اخراجات کے لئے وہ بارہ ہزار روپے سالانہ عطا کرینگے۔ طلبائے مدرسہ کو (فوجی ڈرل) قواعد بھی سکھائی جائیگی۔ مجوزہ مدرسہ کے لئے اہل دربار نے چالیس ہزار روپیہ چندہ دینے کا وعدہ کیا ❊

یہ بھی ظاہر فرمایا کہ وہ عنقریب ملکی و فوجی ملازموں کی تنخواہوں میں اضافہ فرمانے والے ہیں۔ بعدہٗ قندھار خوست۔ جلال آباد۔ بالا مرغاب اور دیگر سرحدی مقامات پر مستقل چھاؤنیاں تعمیر کرنیکا حکم دیا ❊

بروچ روئی کے سات ہزار گٹھے قلابہ (بمبئی) میں پھر آگ لگنے سے جل گئے سرسری طور پر چار لاکھ نقصان کا تخمینہ کیا جاتا ہے نقصان کی مقدار تین لاکھ روپیہ بتائی گئی ❊

(طہران ۲۔ اپریل) جندرمہ جنوب کی جانب روانہ ہوگیا ہے اور بارہ گھنٹے کے مقابلہ کے بعد پہاڑوں کی دروں پر اُس نے قبضہ کر لیا ہے اور ان لٹیروں کو مار کر برفستانی پہاڑ میں بھگا دیا ہے ❊

انسپکٹر گھوش کے قتل کے مقدمہ میں جیوری نے ۳۵ منٹ کی گفتگو کے بعد ترل کنت رائے کو تینوں جرموں سے بری قرار دیا۔ جسٹس اسٹیفن نے اس حکم سے اپنا اختلاف ظاہر کیا ❊

میڈیکل کالج لاہور کے طلبا کی شکایات کی تحقیقات کی غرض سے جو کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ اُس کا اجلاس ۵۔ اپریل کو سرجن جنرل سر پارڈی لیوکس کی صدارت میں ہُوا ❊

مسٹر ایسکوئتھ نے السٹر کی اس شدید مخالفت کو دیکھ کر یہ تصفیہ پیش کیا ہے کہ بالفعل السٹر چھ سال تک کے لیئے ہوم رول سے علیحدہ رکھا جائے اس عرصہ میں دو مرتبہ پارلیمنٹ کا انتخاب ہوگا اور اس بات کے اندازہ کرنے کا موقع ملے گا۔ کہ برطانیہ کی پبلک و نیز باشندگان السٹر مختلف زمانوں میں ہوم رول کے متعلق کیا رائے قائم کرتے ہیں ❊

تلاش عزیز

برخوردار محمد فضل کریم پسر فضل میراں داروغہ صفائی گورداسپور

حضور کا مرید عمر ۲۰ سال قد دراز چہرے پر خفیف داغ چیچک رنگ گندم نما کچھ غصہ میں بلا اطلاع گھر سے بٹالہ اور بٹالہ سے کوئٹہ بلوچستان میں اپنے احمدی بھائیوں کی جماعت میں کچھ عرصہ رہا۔ لہٰذا انتظاری کرکے کوئٹہ میں کارڈ بھائی غلام احمد عرف نتھو ٹیلر ماسٹر کے پاس بھیجا گیا جواب ملا کہ چند ماہ سے یہاں سے وہ چلا گیا ہُوا ہے پختہ معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ البتہ بمبئی کا سُنا ہے کہ وہاں ہے ❊